اُسوۂ رسولِ اکرم ﷺ

رحمۃ للعالمین

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ (سورۃ الانبیاء:107)

ترجمہ: ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

اور آپ ﷺ کی زندگی کو پوری انسانیت کے لیے نمونۂ ہدایت قرار دیا گیا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۃ الاحزاب:21)

ترجمہ: تحقیق تمھارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

اُمت پر شفقت و رحمت:

اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم ﷺ کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ التوبہ:128)

ترجمہ: (مسلمانو!) تمھارے پاس (اللہ کے) ایک رسول آئے ہیں جو تم ہی میں سے ہیں۔ تمھارا رنج و کلفت میں پڑنا اُن پر بہت شاق گزرتا ہے۔ وہ تمھاری بھلائی کے بڑے ہی خواہش مند ہیں۔ وہ مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے اور مہربان ہیں۔

حضورِ اکرم ﷺ مقروض اصحاب کا قرض اپنے پاس سے ادا فرماتے۔ بحالتِ ضروری نماز و خطبہ مختصر فرما دیتے۔ یہاں تک کہ بقول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے پسندیدہ عمل کو بھی اس لیے ترک فرما دیتے کہ کہیں وہ عمل امت پر فرض کی حیثیت سے عائد نہ ہو جائے۔ مثلاً نمازِ تراویح صرف تین دن مسجد میں ادا فرمائی (صحیح بخاری) اور بعد ازاں یہ خیال مانع ہوا کہ نمازِ تراویح امت پر فرض نہ کر دی جائے۔ اسی طرح امت کو عبادات و معاملات میں دشواری سے بچانے کے لیے حضورِ اکرم ﷺ نے عمر بھر فکر کی۔ مثلاً مسواک کے بارے میں فرمایا: "اگر امت کو دشواری نہ ہوتی تو میں انھیں ہر نماز سے پہلے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔" (صحیح بخاری)۔ غرضیکہ خلقِ خدا اور خالقِ ارض و سما، دونوں شاہد ہیں کہ حضورِ اکرم ﷺ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ یعنی ایمان والوں پر نہایت شفیق اور مہربان کے بہترین مصداق ہیں۔

کافروں پر رحمت:

گذشتہ امتیں اپنی نافرمانی اور گناہوں کے سبب مختلف عذابوں میں مبتلا ہوئیں۔ کسی قوم کی صورت مسخ کر دی گئی۔ کسی پر طوفان کا عذاب آیا اور کسی کی بستی کو الٹ دیا گیا۔ لیکن حضورِ انور ﷺ کے وجود کی برکت سے کفارِ مکہ باوجود اپنی سرکشی کے دنیا میں عذابِ عظیم سے محفوظ

رہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ (سورۃ الانفال:33)

ترجمہ: اور اللہ ہرگز عذاب نازل نہیں کرے گا۔ جب تک کہ آپ ان میں موجود ہیں۔

ایک دفعہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مشرکین کے لیے بددعا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں لعنت کرنے والا نہیں۔ بلکہ میں تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں" حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ دوس میں دعوت اسلام کے لیے بھیجا۔ واپسی پر انھوں نے عرض کیا "قبیلہ دوس ہلاک ہو گیا" کیونکہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور اطاعت سے انکار کر دیا۔ لوگوں کو گمان ہوا کہ یہ سن کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بددعا کریں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّائْتِ بِهِمْ ترجمہ: اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور ان کو دائرہ اسلام میں لا۔

غزوۂ احد میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس خون سے تر تھا مگر مخالفین اسلام کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک پر دعائیہ الفاظ جاری تھے۔

عورتوں پر شفقت:

اسلام سے قبل معاشرے میں عورتوں کی کوئی عزت نہ تھی۔ وہ ظلم و ستم کا شکار تھیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں عزت و احترام بخشا اور ان کے حقوق و فرائض کا تعین کیا اور ان کو ماں، بیٹی اور بیوی تینوں حیثیتوں سے عزت عطا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ (سیوطی) ترجمہ: جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

عرب کے لوگ ننگ و عار یا بھوک اور افلاس کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل اور لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبیح رسم کو ختم کرایا اور لڑکیوں کو گھر کی زینت اور گھر والوں کے لیے باعث رحمت قرار دیا۔

یتیموں کا والی:

یتیموں اور غریبوں کے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سراپا رحمت ہے۔ آپ سے پہلے یتیموں اور بیواؤں کا کوئی والی نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیموں کی نگہداشت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر فرمایا۔

اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِى الْجَنَّةِ هٰكَذَا (بخاری۔ مسلم)

ترجمہ: میں اور یتیم کی نگہداشت کرنے والا بہشت میں یوں ساتھ ساتھ ہوں گے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس (زوجہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ) بیان کرتی ہیں کہ جس دن جعفر رضی اللہ عنہ غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا، "اسماء! جعفر کے بچوں کو بلاؤ" میں نے بچوں کو خدمت اقدس میں حاضر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سینے سے لگایا اور رو پڑے۔ میں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! شاید آپ کو جعفرؓ کی طرف سے کچھ خبر آئی ہے؟" آپؐ نے فرمایا، "وہ آج شہید ہو گئے"۔

غلاموں کا مولیٰ:

اُس دور میں غلاموں کے ساتھ بڑا ظالمانہ برتاؤ کیا جاتا تھا۔ حضور ﷺ نے ان کے ساتھ شفقت و مہربانی کا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی اور حکم دیا کہ تمھارے غلام تمھارے بھائی ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے تمھارا ماتحت بنایا۔ تم جو کھاؤ ویسا ہی انھیں بھی کھلاؤ اور جو خود پہنو ویسا ہی انھیں بھی پہناؤ اور ان کی طاقت سے زیادہ ان پر کام کا بوجھ نہ ڈالو۔

بچوں پر رحمت:

حضرت محمد ﷺ بچوں پر نہایت شفقت فرماتے تھے۔ جب آپؐ کا گذر بچوں کے پاس سے ہوتا تو آپ ﷺ انھیں سلام کرتے اور رک کر پیار کرتے۔ ایک روز آپ ﷺ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو پیار کر رہے تھے کہ اقرع بن حابس تمیمی جو آپ ﷺ کے پاس موجود تھے کہنے لگے "میرے دس لڑکے ہیں میں نے کبھی کسی کو یوں پیار نہیں کیا" آپ ﷺ نے فرمایا: مَنۡ لَّا یَرۡحَمۡ لَا یُرۡحَمۡ "جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا" حضرت محمد ﷺ کی شانِ رحمت یہ تھی کہ آپ ﷺ انسان تو انسان جانوروں تک کے لیے باعثِ رحمت تھے۔ آپؐ نے ہمیشہ جانوروں سے بھی اچھے سلوک کی تاکید فرمائی۔

اُخُوّت

حضرت محمد ﷺ کی تشریف آوری سے قبل معاشرے میں جنگ و جدال کا بازار گرم تھا۔ لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ حضور ﷺ نے انھیں درسِ اخوت و محبت دیا اور مختصر سے عرصے میں معاشرے کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ آپ ﷺ نے اپنے اخلاق و کردار سے دشمنوں کو دوست 'بیگانوں کو یگانہ' اور خون کے پیاسوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا ذکر اس آیت مبارکہ میں کیا گیا ہے۔

وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا ۚ (سورۃ آلِ عمران:103)

ترجمہ: اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب کہ تھے تم آپس میں دشمن۔ پھر الفت دی تمھارے دلوں میں۔ اب ہو گئے اس کے فضل سے بھائی۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم تھا۔ یہ نعمت جو صرف اللہ تعالیٰ کی عنایت ہی سے حاصل ہوئی، دنیا کی بڑی سے بڑی دولت سے بھی حاصل نہیں ہو سکتی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيۡنَهُمۡ ؕ
اِنَّهٗ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۝ (سورۃ الانفال:63)

ترجمہ:۔ اور اللہ نے الفت ڈالی ان کے دلوں میں۔ اگر تم خرچ کر دیتے جو کچھ زمین میں ہے سارا 'نہ الفت ڈال سکتے ان کے دلوں میں' لیکن اللہ نے الفت ڈالی ان میں۔ بے شک وہ زور آور ہے حکمت والا۔

رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر جب مدینہ تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے مہاجرینِ مکہ و انصارِ مدینہ کے درمیان "رشتۂ مواخاۃ" قائم کر دیا۔ ہر مہاجر کو کسی انصاری کا دینی بھائی بنا دیا اور اس طرح اخوت و محبت کا ایسا مضبوط رشتہ قائم فرما دیا جس کی